# آزمائش اور امتحان کے بغیر تمہیں چھوڑا نہیں جائے گا

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں فرماتا ہے وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ۔ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ۔ اُولٰٓئِكَ عَلَیۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ۔ (البقرۃ:۱۵۶ تا ۱۵۸)

اللہ تعالیٰ نے اس جگہ ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ آزمائش کے بغیر، امتحان کے بغیر تمہیں چھوڑا نہیں جائے گا۔ جو دعاوی محبت اور پیار کے اور فدائیت اور ایثار کے تم کرو گے اس سلسلہ میں تمہاری آزمائش بھی کی جائے گی، تمہارا امتحان بھی لیا جائے گا۔ کسی قدر خوف پیدا ہوگا بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ خوف کے حالات مختلف قسموں کے ہیں۔ دو ایکسٹریمز (Extremes) یعنی سب سے زیادہ خوف، سب سے کم خوف۔ سب سے زیادہ خوف اس وقت ہوتا ہے جب انسان یہ دیکھے کہ دنیوی طاقتیں اسے مٹا رہی ہیں اور سب سے کم خوف نہ ہونے کے برابر اس وقت ہوتا ہے جب انسان یہ محسوس کرے کہ جو سب سے زیادہ طاقت ور ہے اللہ ہمارا، وہ ہماری مدد کے لئے ہمارے پاس کھڑا ہے اور دشمن ہمیں ایذا تو پہنچا سکتا ہے کچھ خوف کے حالات تو پیدا کر سکتا ہے لیکن اپنے منصوبہ میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بھوک سے بھی تمہاری آزمائش کی جائے گی۔ جو صنعت وتجارت سے خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت اُس کی تُم حاصل کرو گے اس میں کمی اموال تمہارے ہوں گے، ان تجارتوں میں گھاٹا، صنعتی جو تمہارے منصوبے ہیں ان میں نقصان ہوگا اور ہم تمہاری آزمائش کریں گے۔ تمہاری جان لے کر بھی تمہاری آزمائش کریں گے یعنی جان لے کر آزمائش تو اس کی ہے جس کی جان نہیں لی گئی۔ یعنی تمہاروں کی جان لوں گا میں اَور تمہاری آزمائش کروں گا وہ تمام فدائی جو پہلے زمانہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے وقت اپنی جان نثاری کا ثبوت دے رہے تھے اور شہادت حاصل کر رہے تھے وہ تو جنتوں میں چلے جاتے تھے۔ تکلیف اٹھانے والے، امتحان میں پڑنے والے تو وہ رہ جاتے تھے جو پیچھے زندہ چھوڑے جائیں۔ اور پھلوں کا نقصان ہوگا۔ باغات ہیں زراعت ہے، ثمرات کے لفظ میں صرف درخت کا پھل نہیں آتا بلکہ زمین کی پیداوار ساری کی ساری اس کے اندر آجاتی ہے۔ تو تمام ذرائع آمد کا ذکر کیا ہے مختلف پہلوؤں سے، مختلف وقتوں میں، مختلف شکلوں میں اللہ تعالیٰ نقصان کے ذریعے ان چیزوں میں ہماری آزمائش کرتا ہے۔

دوسری بات جو اس آیت میں بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہ مصیبتیں جو تم پر نازل ہوں گی، وہ ایک دوسری قسم کی مصیبت جو ہے ویسی نہیں ہوں گی۔ قرآن کریم سے ہمیں پتا چلتا ہے اور اس آیت میں بھی اس طرف اشارہ ہے کہ مصیبت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک آزمائش ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے عذاب کی شکل میں آتی ہے اور ایک وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے امتحان کی شکل میں آتی ہے۔ تو یہاں یہ فرمایا کہ یہ مصیبتیں عذاب نہیں، آزمائش ہیں۔ جو مصیبتیں عذاب کی شکل میں ہوتی ہیں ان کا تعلق انذار اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی جہنّم سے ہے لیکن جو مصیبتیں آزمائش کے رنگ میں آتی ہیں ان کا تعلق بشارتوں اور خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کے ساتھ ہے۔ اس لئے یہاں اعلان کیا گیا کہ یہ مصیبتیں جو تم پر آئیں گی یہ تمہاری آزمائش کے لئے ہوں گی۔ یہ بریکیٹڈ (Bracketed) ہوں گی ہماری بشارتوں کے ساتھ ہمارا عذاب نہیں ہوگا۔ جس پر آئیں گی، اس سے یہ نہیں ثابت ہوگا کہ خدا ان سے ناراض ہوا یہ ثابت ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیار کے جلوے ان پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔

تیسری بات یہاں یہ بیان کی گئی کہ اس امتحان میں (ہر امتحان کے ساتھ یہ لگا ہوا ہے کہ فیل بھی ہو جاتے ہیں لوگ اور کامیاب بھی ہوتے ہیں۔ تو یہاں یہ اعلان کیا گیا کہ اس امتحان میں) پورے وہ اترتے ہیں جو آزمائشی مصیبت، امتحان کے رنگ میں جو مصیبت آتی ہے جب وہ آئے تو ان کی توجہ اپنے دکھ اور درد کی طرف نہیں ہوتی، اپنے نقصان کے خیال سے وہ اذیت نہیں اٹھا رہے ہوتے بلکہ آزمائش والی مصیبت ان کو دھکا دے کر اور بھی ان کے ربّ کے انہیں زیادہ قریب کر دیتی ہے اور وہ شیطانی وسوسوں سے متاثر نہیں ہوتے بلکہ ان کے وجود کا ذرّہ ذرّہ یہ پکارتا ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ ہم اور ہماری ہر چیز اللہ کی ہے اور اسی کی طرف ہم نے لوٹ کے جانا اور اسی سے ہم نے اس کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے۔

اور چوتھی بات یہاں یہ فرمائی کہ اگر تم اپنے امتحان میں پورے اُترو گے تو ایسوں پر ہی اس کی رحمت کا نزول ہوتا ہے نمبر ایک اُولٰٓئِكَ عَلَیۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَ رَحۡمَةٌ (ایسوں پر ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے) وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ اور ایسے ہی ان تمام انعامات کے وارث ہوتے ہیں جو ہدایت یافتہ جماعتوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقدّر کئے ہیں اور جن کی بشارتیں ہمیں قرآن کریم میں نظر آتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بظاہر اچھے عمل کرنے والے ہیں وہ آگے دو حصوں میں منقسم ہو جاتے ہیں۔ (اسی میں اشارہ ہے۔ وہ دوسری آیت میں بھی اس طرف ہے) سورۃ العنکبوت میں ہے۔

”اور اچھے عمل کرنے والوں کا اجر بہت اچھا ہوتا ہے، ان مومنوں کا جو اپنے عقیدہ اور عمل پر جمے رہتے ہیں، صبر کرتے ہیں اور اپنے ربّ پر توکّل کرتے ہیں“ اس سے ہمیں یہ پتا لگا کہ بظاہر جو صبر کرنے والے ہیں وہ بھی ابھی آزمائش میں ہیں کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ان کا صبر اللہ پر توکّل کے نتیجے میں نہ ہو بلکہ مثلاً اپنی بزرگی کے اظہار کے لئے ہو یا بعض دنیوی فوائد حاصل کرنا چاہتے ہوں صبر کے اظہار سے، تو ایسے صبر کرنے والوں پر خدا تعالیٰ کے انعامات نازل نہیں ہوتے بلکہ ایسے صبر کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات نازل ہوتے ہیں وَعَلٰی رَبِّهِمۡ یَتَوَكَّلُوۡنَ (العنکبوت:۶۰) جو خدا تعالیٰ کو حقیقی ربّ سمجھتے ہیں اور اپنی

ربوبیت اور تمام حاجتوں کے پورا کرنے کا صرف ایک نقطۂ مرکزی سمجھتے ہیں اور اسی پر کامل توکّل رکھتے ہیں اور اس کے علاوہ کسی غیر کی طرف ان کی توجّہ، ان کی نگاہ، ان کی نظر نہیں ہوتی۔

ایسے صبر کرنے والوں کے متعلق سورۃ النحل میں فرمایا وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا (النحل: ۹۷) اور ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ جو لوگ ثابت قدم رہے ہیں۔ صابر ہیں ہم انہیں یہ عظیم بشارت دیتے ہیں (میں نے بشارتوں کا ذکر کیا تھا اس وقت میں نے ایک بشارت کو چنا ہے جو قرآن کریم میں ہے اور عظیم بشارت ہے) ہم انہیں یقیناً ان کے بہترین عمل کے مطابق، جو عمل خدا تعالیٰ کے حضور پیش کئے جائیں ان میں خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی زیادہ اجر کا مستحق ہوگا، کوئی کم اجر کا مستحق ہوگا۔ جب قبولیت ہوگی سارے اعمال صالحہ جنہیں اللہ تعالیٰ قبول کرلے گا وہ سارے ہی خدا کی نگاہ میں اجر کے مستحق ہوں گے لیکن کچھ عمل زیادہ اجر کے مستحق ہوں گے کچھ عمل کم اجر کے مستحق ہوں گے مثلاً جس وقت دشمن اسلام نے اسلام کو مٹانے کے لئے اپنی میان سے تلوار اٹھائی تو جو میدان جہاد میں جانے والے تھے ان میں سے ایک عمل یہ نظر آیا ایک کا کہ وہ شہید ہوگیا، شہادت اس نے حاصل کی۔ دوسرے کا عمل ہمیں یہ نظر آیا کہ اس کا بازو کٹ گیا۔ تیسرے کا عمل ہمیں یہ نظر آیا کہ اس کے ایک چھوٹا سا زخم لگ گیا۔ اب یہ میدان جہاد میں تین مختلف عمل جان نثاری کے ہمیں نظر آئے۔ ہماری عقل بھی کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر جو رحمتیں نازل کرے گا وہ ایک جیسی نہیں ہوں گی یعنی استحقاق کے لحاظ سے (میں استحقاق کے لحاظ سے بات کر رہا ہوں) بلکہ ان میں فرق ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص کے میں اچھے اعمال قبول کرلوں گا تو جو ان میں سے سب سے اچھا عمل ہوگا سارے اعمال کی جزا اس کے مطابق دے دوں گا۔ ہم انہیں یقیناً ان کے بہترین عمل کے مطابق ان کے تمام اعمال صالحہ کا بدلہ دے دیں گے۔ یہ سورۃ النحل کی ۹۷ آیت ہے۔

تو آزمائے جاتے ہیں۔ میں بھی آزمایا گیا۔ آپ بھی آزمائے گئے۔ ابھی ایک سانحہ ہوگیا اور آج میں بے حد خوش ہوں اس لئے کہ گزشتہ رات میں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ میری تسکین کے تو سامان پیدا کر۔ تو مجھے جنت کے نظارے دکھائے گئے اور ایک منٹ یا شاید اس سے بھی کم کے لئے منصورہ بیگم (نوّر اللہ مرقدھا) سے میری ملاقات کروائی گئی لیکن وہ جو

نظارہ دیکھا اس میں ایک چیز میں نے یہ دیکھی کہ ہر آن اس کی شکل بدل رہی ہے۔ وہ جو حدیث میں آیا ہے نا کہ صبح ایک مقام پہ ہوگا جنّتی، شام کو ایک اس سے بھی بلند مقام پہ ہوگا یعنی میرے دیکھتے دیکھتے رنگوں میں تبدیلی آ رہی تھی یعنی میں ویسے اپنے احساس کے لحاظ سے وہاں ٹھہرا ہوں گا دس پندرہ منٹ لیکن ملاقات ہماری ایک منٹ سے زیادہ نہیں ہوئی۔ اور جو کپڑے پہنے ہیں وہ پہنے پہنے ہیں۔ یعنی جسم کے اوپر کپڑا ہے اس کا رنگ بدل رہا ہے، پہلے سے زیادہ خوب صورت ہو رہا ہے۔ اس قسم کے نظارے اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھائے اور تین جگہ ایسا ہوا کہ دربان رستہ روک کے کھڑے ہوگئے کہ باہر نہیں جاسکتے تو جو ساتھ میرے لگا ہوا تھا اس نے کہا یا یہ کہا کہ یہ باہر سے آئے ہیں یا یہ کہا کہ یہ باہر جانے والے ہیں تو اس نے رستہ دے دیا اور جس وقت میری آنکھ کھلی تو میں اپنے آپ کو وہیں سمجھتا تھا۔

تو اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے۔ جتنا وہ مہربان ہے اتنا وہ عظیم بھی ہے۔ جتنے ہم اس کی رحمتوں کے وارث بنتے ہیں اتنا ہی ہمیں، اگر ہم حقیقی مومن ہیں اپنی عاجزی اور انکساری کا احساس بھی ہوتا ہے۔ تو اس چیز کو جماعت کے کسی فرد، ساری جماعت کو چھوڑنا نہیں چاہیئے۔ اپنے آپ کو عاجز اور نالائق سمجھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا۔ ’’میں اللہ کا ایک نالائق مزدور ہوں‘‘ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن پر اس زمانہ میں ہم ایمان لائے وہ اعلان کریں کہ میں اللہ کا ایک نالائق مزدور ہوں اور ہم میں سے کوئی شخص یہ اعلان کرے کہ میں اللہ کا چہیتا بیٹا ہوں، بڑا ظلم ایسا شخص اپنے آپ پہ کر رہا اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں سے اپنے آپ کو اور اپنی نسل کو محروم کر رہا ہے۔ تو تکبّر سے بچتے رہیں اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ ہمارا تو اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد بھی ایک ہی سہارا ہے، وہ ہمارا ربّ ہے۔ اس سے مایوس نہیں ہونا۔ اس پر ہمیشہ امید رکھنی ہے، توکّل کرنا ہے اور اللہ کے فضل سے جیسا کہ ہوتا چلا آیا ہے اسی سے سب کچھ پانا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین

جو ایک نئی چیز ہم نے پائی اس سے اس سال، وہ ’’احمدیہ بک ڈپو‘‘ ہے۔ قادیان میں جب ہم بہت ہی غریب ہوا کرتے تھے (وہ بھی ایک آزمائش کا دور تھا) ایک ایسی دکان تھی

جہاں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہونی والی ہر کتاب مل جاتی تھی۔ اس کا نام تھا ’’احمدیہ بک ڈپو‘‘ اب خیال آیا کہ ہجرت ہوئی، جماعت وہاں کی جو مہاجرین کے ادھر آئی اپنا سب کچھ چھوڑ آئی۔ ذرائع آمد، زمین تھی وہ چھوڑ آئے، کارخانے تھے وہ چھوڑ آئے، دوکانیں تھیں وہ چھوڑ آئے۔ دولت پیسوں کی شکل میں تھی وہ چھوڑ آئے۔ کپڑے پہننے کے لئے وہ چھوڑ آئے اور بعضوں کو خدا نے یہ توفیق دی کہ وہ کپڑے چھوڑے بھی اور جو چھوڑنے کا عام بھی ثواب ہے لیکن اس سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کی انہیں توفیق بھی مل گئی۔ ایک وقت میں ہماری غیر احمدی بہنوں کو بڑی سخت کپڑوں کی ضرورت پڑی۔ ابھی میں وہاں تھا تو میں نے پہلے منصورہ بیگم کے اور پھر اپنے خاندان کے سارے صندوق کھول کے اوران میں تقسیم کر دیئے کیونکہ ننگ اپنا ڈھانپنے کے لئے بھی ان کے پاس کچھ نہیں تھا۔ جب میں سارے کہتا ہوں تو میری مراد ساروں کی ہے یعنی وہ جوڑے جو نواب محمد علی خاں رضی اللہ عنہ اور ہماری بڑی پھوپھی جان صاحبہ رضی اللہ عنہا نے بڑے پیار سے دہلی سے زری کے بنائے تھے، (اس سستے زمانے میں بھی ہزار ہزار، دو ہزار کے) وہ بھی سارے تقسیم کر دیئے اور کسی پہ احسان نہیں، نہ کوئی بڑی بات کی کیونکہ وہ دیئے تھے اللہ نے، اللہ کی راہ میں دے دیئے اور ایک سیکنڈ کے لئے احساس نہیں پیدا ہوا (منصورہ بیگم وہاں نہیں تھیں) میرے دل میں کہ میں یہ کیا کر رہا ہوں اور میں نے خط کے ذریعے اطلاع کر دی تھی انہیں اور باقی سب کو بھی اور یہاں جب آ گیا میں نومبر میں، تو مجھ سے اس کا ذکر ہی نہیں کیا کہ وہاں کیا کیا؟ کوئی حالات ہی پوچھتا ہے۔ کوئی اپنے کپڑوں سے دلچسپی لیتا ہے۔ نہیں۔ خوش تھیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں چلے گئے۔ خدا نے ہمیں ننگا نہیں رکھا۔ خدا نے ہمارے گھروں کو پھر اس سے زیادہ بھر دیا جتنے وہ وہاں بھرے ہوئے تھے۔ تو جو شخص یہ ایمان لاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کائنات کا خالق اور مالک ہے اور تمام خزانوں کی چابیاں اس کے ہاتھ میں ہیں اس کی راہ میں خرچ کرنے سے اسے گھبرانا نہیں چاہیئے۔

ہم نے وہاں چھوٹا سا ایک بک ڈپو بنایا۔ سہولت تھی بڑی، جو قادیان میں آتے تھے۔ ساری دنیا میں احمدی کم تھے۔ زیادہ تر ہندوستان سے آتے تھے۔ زیادہ تر جلسہ سالانہ پر آتے تھے۔ انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی تھی اِدھر اُدھر دکانوں پر جانے کی۔ وہاں وہ بک ڈپو پر جاتے

تھے اور ہر کتاب جو موجود ہو وہ ان کو ایک جگہ سے مل جاتی تھی اور بلیک مارکیٹ میں نہیں ملتی تھی۔ جو اس کی اصل قیمت تھی اس پر وہ مل جاتی تھی کتاب۔ پھر لمبا عرصہ گزرا ہماری ہجرت کے زمانے کا۔ کچھ عرصہ لاہور میں رہے۔ پھر اس بے آب وگیاہ زمین پر رہے۔ یہاں جب آئے تو خیموں میں رہے پہلے۔ بہت سارے جو بچے ہیں وہ خیموں کے بعد کی پیدائش ہیں، ان کو پتا ہی نہیں۔ خیموں میں بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ساری جماعت جو یہاں آئی وہ خیمہ زن خانہ بدوشوں کی طرح تھے۔ پھر وہ کچّے مکان بنائے گئے پھر ان میں رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ وہ آزمائش کی سختی کو، امتحان کی اذیّت کو کم کرتا چلا گیا برداشت کے اندر۔ پھر اپنی رحمت کے سامان پیدا کئے۔ پھر مجھے یاد ہے کہ جس وقت یہ مکان یہاں بنے جن میں میں بھی رہا ہوں قریباً سولہ سال اپنی خلافت کے، یہ اڑھائی روپے مربع فٹ خرچ کے اوپر بنائے گئے تھے اور اب ہماری رہائش کے وقت میں وہ اپنی عمر پوری کر چکے تھے۔ بعض دفعہ چھت پر سے اینٹ نیچے گر جاتی تھی لیکن ہم اس میں رہ رہے تھے اور خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گا رہے تھے۔

اب وہ دفتر بھی۔ اتنا سا دفتر، کتنی ضرورت تھی۔ اب اللہ کا فضل ہے کہ جمعرات کو ملاقاتی بعض دفعہ بارہ، تیرہ سو ہو جاتا ہے۔ بڑی مشکل پرانے دفتر میں، مجھے شرم بھی آتی۔ مہمان آتا ہے۔ اکرام ضیف کا حکم ہے ہمیں۔ ایک وقت میں میں نے محسوس کیا کہ ان کو ٹھنڈا پانی گرمیوں میں پلانے کا جماعت کی طرف سے کوئی انتظام نہیں۔ تو میں نے سوچا کہ میرے اوپر خدا نے ذمہ داریاں ساری ڈالی ہیں میں جماعت کو تو کچھ نہیں کہہ سکتا اپنے آپ کو مجھے ملامت کرنا چاہیئے۔ میں نے اپنے انتظام کے مطابق (آج میں پہلی دفعہ شاید آپ کو بتا رہا ہوں) ان کی چائے کا سردیوں میں انتظام کیا۔ میں دیوالیہ تو نہیں بن گیا۔ خدا تعالیٰ اپنے فضلوں سے سارے انتظام کرتا ہے وہ ہو گیا لیکن میں بتا رہا ہوں شرم آتی تھی۔ کرسیاں کوئی نہیں، پرانی دریاں۔ ہمارے پاس اس وقت آہستہ آہستہ توفیق بڑھتی چلی گئی۔ اس وقت یہی توفیق تھی۔ تیرہ سو آدمی، ان کو بٹھانا مشکل۔ ایک ایک ضلع کی جماعت بعض دفعہ دو دو حصّوں میں بٹ کے مجھ سے ملاقات کرتی تھی اور میرے اوپر بھی اس کا بوجھ تھا کیونکہ میری ملاقات کا مطلب تھا کہ کوئی اور نہ بولے

خاموش رہیں صبح سے۔ میں ذیابیطس کا بیمار ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو بعض دفعہ اس طرح بھی بیان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ یہ معاہدہ کیا ہوا ہے کہ جب ملاقات کے دن ڈاکٹروں کے مشورے کے خلاف، صبح کے ناشتے کے بعد دوائی کھا کے ذیابیطس کی (جس کے بعد بھوکا نہیں رہنا چاہیئے ۔ بڑی خرابی پیدا کرتی ہے وہ ) پانچ بجے بعض دفعہ میں کھانا کھاتا تھا دوپہر کا اور میری عادت یہ تھی کہ دو کھانوں کے درمیان میں کچھ کھاتا ہی نہیں، بعض دفعہ پانی بھی نہیں پیتا تھا۔ تو پانچ بجے تک پوری طاقت کے ساتھ، میں ان سے ملاقات کرتا تھا۔ پھر اپنا کھالیا الحمدللہ۔ خدا تعالیٰ کا نشان ہر ملاقات کے دن مجھے یہ ملتا تھا۔ عام دنوں میں مجھے ضعف ہو جاتا تھا ایک بجے۔ ملاقات کے دن نہیں ہوتا تھا ضعف۔ یہ نہیں کہ میں کوئی تکلیف آپ لوگوں کے لئے برداشت کر رہا تھا۔ قطعاً کوئی تکلیف نہیں کیونکہ تکلیف تو میں تب برداشت کرتا جب ملاقات کے دن مجھے ضعف ہو جاتا۔ نہیں ہوتا تھا۔ خدا نے ایسا انتظام کیا ہوا تھا میرے جسم میں بہر حال اب وہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ وہ بھی ایک چیز آ رہی ہے اس جلسے تک تو نہیں ہوں گے تیار لیکن میں ایسا انتظام کر رہا ہوں کہ جو ابھی تیار کمرے نہیں ہیں، ملاقات ان میں ہو جائے کیونکہ پچھلے سال کے جلسے پر ہمارے مہمانوں کو بڑی تکلیف ہوئی شامیانے کے نیچے سردی کے دنوں میں۔

دوست دعا کریں کہ یہ دونوں عمارتیں جو رہائشی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ بہت برکت ڈالے۔ جتنی میری زندگی ہے میری زندگی میں بھی مجھے آرام پہنچائیں اور آنے والے خلفاء میں بھی برکتوں سے کمرے جو ہیں اور دیواریں جو ہیں اور ماحول جو ہے وہ بھرا رہے اور مہمان جب آئیں ان برکتوں سے حصہ لینے والے ہوں۔ وہ تو اگلے سال پورا ہو جائے گا لیکن اس سال ایک حصہ انشاء اللہ استعمال کریں گے۔

احمدیہ بک ڈپو کا نام ہم نے رکھا ہے ''مَخْزَنُ الْكُتُبِ الْعِلْمِيَّةِ'' اور یہ تو اس کا یہ نام ہے ناکس غرض کے لئے ہے۔ اس واسطے مجھے یہ خیال آیا کہ ہم اردو میں 'احمدیہ بک ڈپو' جو میرا نام ہے وہ بھی رکھیں گے۔ یعنی اصل نام وہ ہے مَخْزَنُ الْكُتُبِ الْعِلْمِيَّةِ لیکن لکھا جائے گا 'احمدیہ بک ڈپو' جو اس قسم کی دکان کو پشتو زبان میں کہا جاتا ہے وہ پشتو میں لکھا جائے گا۔ جو بلوچی زبان میں کہا جاتا ہے وہ بلوچی زبان میں لکھا جائے گا۔ جو سندھی زبان میں کہا جاتا ہے

وہ سندھی زبان میں لکھا جائے گا۔ جو جرمن زبان میں کہا جاتا ہے وہ جرمن زبان میں لکھا جائے گا اور جو انگریزی میں فرانسیسی میں، سپینش میں، فرینچ (اگر میں نے نہیں کہا تو فرینچ) میں اور سکنڈے نیوین کنٹریز (Countries) کی زبان میں اور یوگوسلاوین میں یہ وفود اور سواحیلی اور مغربی افریقہ کی جو عام بولی جانے والی زبانیں ہیں ان میں بھی تختیاں نام کی رکھی جائیں گی تا کہ جو دوست اردو اور دوسری زبانیں نہیں سمجھتے وہ وہاں سے گزریں تو ان کی نظر پڑے اور وہ سمجھ لیں کہ یہاں ہے کیا؟ اور ہر وہ کتاب جو پہلے چھپی ہو یا تازہ چھپے، جس کی اجازت مصنّف نے یا مدوّن نے اصلاح وارشاد سے لی ہو اور قانون وقت کے مطابق سنسر اسے کروایا ہو، وہ بک ڈپو میں ہونی چاہیئے اور یہ اس وقت میں ہدایت کر رہا ہوں کہ کوئی کتاب ربوہ میں نہیں بکے گی ایسی جس کو اصلاح وارشاد نے بھی پاس کیا ہے اور حکومت وقت نے بھی سنسر کر کے اس کو اجازت دی ہے چھاپنے کی، جب تک کہ اس ''مَخْزَنُ الْكُتُبِ الْعِلْمِيَّةِ'' کے مطالبہ کے مطابق جو تعداد ہے وہ مانگ رہے ہیں اس کے مطابق ان کو نہ دے دی جائے۔ پہلے تو میرا خیال تھا، میں کہہ دوں اور کوئی کہیں سے خریدے ہی نہ، لیکن جب مشورہ کیا اور غور کیا تو انہوں نے کہا کہ خدام الاحمدیہ والے اپنے چھوٹے چھوٹے رسالوں کے لئے بیس، بیس آدمی رکھتے ہیں اتنا رش (Rush) ہوتا ہے۔ وہاں نہیں چلے گا یہ کہا ٹھیک ہے۔ کسی کو دکھ نہیں دینا۔ لیکن جو شخص مثلاً اس کے پاس صرف آدھا گھنٹہ ہے کتابیں خریدنے کا، (باہر سے آیا ہوا ہے غیر ملک سے) وہ بیس جگہ بیس دکانوں پہ جا کے اپنے مطلب کی کتابیں نہیں خرید سکتا۔ کوئی ایک ایسی جگہ ہونی چاہیئے جہاں ساری کتابیں ہوں خریدنے کے لئے۔ وہ جا کے چٹ دے کہ یہ مجھے کتابیں چاہئیں اور دس منٹ میں لپیٹ کے وہ اس کو دے دیں۔

دوسرے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج کے بعد میں یہ اجازت نہیں دے سکتا کہ آپ جماعت کے اخلاص کو ایکسپلائٹ (Exploit) کریں اور کتابوں کو بلیک مارکیٹ کریں۔ وہ جو چھاپنے والے نے اس کی قیمت رکھی ہے اس سے ایک پیسہ زیادہ کوئی شخص بھی نہیں لے گا۔ یہ میری خواہش ہے، یہ میری مرضی ہے، یہ میری ہدایت ہے، یہ میرا حکم ہے، تو یہ جو چھاپنے والے ہیں وہ اس کے مطابق الفضل جو ہے یہ اتنا حصہ جو ہے یہ شائع کر دے جلدی کل ہی آ جائے

پرسوں، ترسوں جب سنسر ہو جائے میرا یہ مضمون۔

اور 'ادارۃ المصنفین' کی وہاں ساری کتابیں مل جائیں گی جو اس وقت 'Available' ہیں۔ 'الشرکۃ الاسلامیۃ' کی ساری کتابیں مل جائیں گی جو اس وقت 'Available' ہیں وہ تو ساری سنسر ہوئی ہوئی ہیں۔ 'اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلیشنگ کارپوریشن' کی، نظارتِ اشاعت، دوسری یعنی جماعت کے جتنے ادارے ہیں یا تنظیمیں ہیں، ان کی تو ہوں گی ہی لیکن جو افراد بھی بعض شائع کرتے ہیں وہ اگر مجھے بھی لکھیں دعا کے لئے تو ساتھ یہ تصدیق بھجوا دیں کہ سنسر بھی ہوئی ہوئی ہے اور اصلاح وارشاد نے بھی اس کو پاس کیا ہے۔ پچھلے سال میرا خیال ہے مجھے ایک کتاب کے متعلق شبہ پڑا تھا۔ تو ہمارے جیسے اونچے اخلاق کی جماعت جس نے دنیا کو اخلاق سکھانے ہیں یہ سجتا نہیں کہ ہم ایسی حرکت کریں۔ ہماری ہر کتاب جو چھپتی ہے جو جماعت کی چھپتی ہے وہ تو ایسا ہی ہے کہ حکومت سے سنسر کرواتے ہیں۔ ان کی مرضی، بعض دفعہ ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ کیوں کاٹتے ہیں۔ بہر حال کاٹ دیتے ہیں۔ حالات تو بدلتے رہیں گے۔ ریکارڈ ہوا ہوا ہے دنیا میں ساری۔ تو فکر کی کوئی بات نہیں، نہ غصّے کی کوئی بات ہے۔ ان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر حکومت کو دنیا کے ہر ملک میں یہ توفیق عطا کرے کہ وہ اپنے شہریوں کے حقوق بلا تمیز ادا کرنے والے ہوں۔

اس کو (احمدیہ بک ڈپو۔ ناقل) جنہوں نے دیکھا ہے وہ کچھ ما تھا اس کو خوبصورت بنانے کی بھی کوشش کی ہے۔ وہاں پھول بھی لگائیں ہیں۔ پُھول کا کتاب سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ سورۃ فاتحہ گلاب کی شکل میں دکھائی۔ تعلق ہو گیا نا پھول سے۔ اس وقت اگر گلاب دستیاب ہوئے تو کچھ گملے لگے ہیں، کچھ نیچے ہوئے گے، سیڑھیوں کے اوپر ہوں گے اور آرام دہ۔

یہ جو ہے نا کتابیں بیچنے کا، یہ بھی فن ہے اور انسانی ذہن اس میں ہے۔ میں آکسفورڈ میں پڑھا کرتا تھا وہاں بلیک میل کتاب، بک ڈپو ہے یعنی کتابوں کی دکان، ساری دنیا میں مشہور، ہزارہا کتابیں ان کے پاس، مختلف آدمی ان کے انچارج لیکن جو کاؤنٹر کے اوپر آدمی بیٹھا ہوا ہے وہ ہمارے طلبہ کا اتنا خیال رکھتا تھا کہ ان کا وقت ضائع نہ ہو۔ مثلاً میں جاتا تھا کوئی کتاب

لینے تو میں وہاں چلا جاتا تھا (انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ یہاں یہ ہے۔ یہ ہے) وہ کتاب شیلف سے اٹھا کر پانچ چھ گز کے فاصلے پر سے میں اس کو کہتا میں یہ کتاب لے کے جا رہا ہوں۔ میرا ان کے ساتھ حساب تھا وہ کہتا تھا ’Yes sir‘ اور کتاب کا نام لکھتا تھا میرا نام لکھتا تھا کتاب کی قیمت لکھتا تھا اور دو مہینے کے بعد، ٹرم کے بعد ان کا بل آ جاتا تھا۔ وہ ادا کر دیتے تھے ہم سب طالب علم۔ تو اس سے آگے بڑھیں گے انشاء اللہ لیکن اس سال تو ابتدا ہے۔

دوسری بات میں خریدار کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت چونکہ ابتدا ہے اس لئے اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچے ناتجربہ کاری کے نتیجے میں، تو آپ غصّہ نہ کریں بلکہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بک ڈپو کو دنیا کی جو بہترین کتابیں بیچنے والی دکان ہے اس سے بھی کہیں کہیں، کہیں کا کہیں آگے لے جائے۔

پس دعائیں کریں اپنے لئے۔ دعائیں کریں اپنے ملک کے لئے۔ دعائیں کریں انسانیت کے لئے۔ دعائیں کریں غلبہ اسلام کے لئے۔ دعائیں کریں اس مسجد کے بابرکت ہونے کے لئے جو سپین میں سات سو چوالیس سال کے بعد قرطبہ کے علاقہ میں تعمیر ہونی شروع ہوئی تھی اور جس کے متعلق اطلاع یہ ہے کہ اس کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ الحمد للہ۔ اب اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میں انشاء اللہ اگلے سال اس کا افتتاح کروں گا ورنہ افتتاح بہرحال ہوگا اس کا۔ دعا یہ کریں کہ وہ اہل سپین کے لئے برکتوں اور رحمتوں کا موجب بنے اور جس طرح وہ علاقہ صدہا سال اسلام کے نور سے منوّر اور اسلام کے حُسن سے خوبصورت رہا اور ساری دنیا وہاں کی چمک اور وہاں کے حُسن کو دیکھنے اور اس سے لذت حاصل کرنے کے لئے وہاں جاتی تھی اسی طرح پھر از سرِ نو جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ سپین کو ویسا ہی بنا دیں، ان کے دل پیار اور خدمت سے جیت کر خدا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔

اس کے بعد ہمارے یورپ میں جو ضروری مساجد دو بننے والی ہیں (ویسے تو تین چار اور بھی ہوں گی لیکن جو ضروری ہیں) وہ اٹلی کے ملک میں اور فرانس کے ملک میں۔ اور نئی راہیں کھولنے کے لئے ساؤتھ امریکہ میں۔ برازیل میں ارادہ ہے مسجد بنانے کا۔ تو یہ تو میری خواہش ہے، اس میں کچھ دیر ہو گئی۔ اگر دو ایک مہینہ پہلے ہم اٹلی میں زمین خرید لیتے تو ممکن تھا کہ ہم

اگست ستمبر میں (سپین کی مسجد تو، اس کا افتتاح تو ہونا ہے) اٹلی کی مسجد کا بھی افتتاح کر دیتے۔ لیکن خدا تعالیٰ عظمتوں والا، قدرتوں والا، طاقتوں والا ہے، سب کچھ ہے۔ ایک منٹ میں 'کُنْ' کے ساتھ اس نے اس ساری کائنات کو بنا دیا۔ لیکن جو کرتا ہے اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ جبراً نہیں اس سے کچھ کروایا جا سکتا۔ ہمارا مقام اس کے قدموں میں ہے اور اس نے یہ بشارت دی کہ میرے قدموں میں ہی رہنا، تو میں تمہیں ساتویں آسمان کی رفعتوں تک پہنچاؤں گا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے یہ بشارت دی۔ ہمیں ساتویں آسمان سے کوئی پیار نہیں۔ میں نے بڑا سوچا اگر خدا تعالیٰ ساتویں آسمان تک ہمیں نہ لے جائے اور وہ جو ہماری شہ رگ کے قریب ہے، ہمارے پہلو میں بیٹھ کر مجھے اور آپ کو اپنی گود میں لے لے، ہم نے ساتواں آسمان لے کے کیا کرنا ہے۔

تو دعاؤں کے لئے ہم پیدا ہوئے دعاؤں کے نتائج کی عظمتیں ہم نے دیکھیں خدا تعالیٰ کو ہم علیٰ وجہ البصیرت جانتے ہیں۔ کوئی فلسفہ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ ایک عظیم ہستی ہے۔ خدا تعالیٰ کا وجود بڑا پیار کرنے والا وجود ہے۔ مختلف پہلوؤں سے اس نے ہمیں سمجھایا کہ میں تو ہمیشہ تم سے پیار کرنا چاہتا ہوں، تم اپنی نالائقیوں کے نتیجہ میں مجھ سے دور کیوں ہو جاتے ہو تو ایسے گروہوں میں ہمیں شامل نہ کرے جو اپنی نالائقیوں کے نتیجہ میں اُس سے دور ہونے والے ہیں۔ ہمیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں شامل کرے جو اپنا سب کچھ عملاً یا نیّتاً اس کے حضور پیش کر کے اس کے ہو گئے اور وہ ان کا ہو گیا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

(از رجسٹر خطباتِ ناصر غیر مطبوعہ)

۞۞۞